مثنوی

سیر فلکی یا معراج

بسلسلہ نمبر ۶

منجانب دار التبلیغ لکھنؤ بیادگار مجدد الدین مروج الشرع المتین حضرت غفرانمآب طیب رمسہ و نور ضریحہ

مُصنّفہٗ

قبلہ و کعبہ معین العلماء علامۂ ہندی جناب مولانا سید احمد صاحب مجتہد العصر مد ظلہ العالی مصنف فلسفۃ الاسلام و حمایت الاسلام وغیرہ

باہتمام جناب داروغہ سید محمد صاحب

تصویر عالم پریس لکھنؤ میں شایع ہوئی

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

سیر فلکی یا معراج

معراج کا عقلی ثبوت وہ اہم مسئلہ ہے جس مین بڑے بڑے محققین پراندافتہ ہین نقلی شبہات کیا کم ہین چہ جائیکہ عقلی شبہات کا جواب اس زمانہ مین جبکہ ہر شے سائنٹفک اصول پر عقل کی روشنی مین دیکھی جاتی ہے اور اپنی دوالخی عقل پر بھروسا کرکے ہر شخص الٰہی اسرار کا انکشاف چاہتا ہے یہ نہین جانتے کہ عقل ہماری صرف ہماری ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے دیگئی ہے اوسکو خدائی کامون مین کیا دخل ہے لیکن باوجود اسکے طبیعت گدگداتی ہے اور عقل کے دائرہ تعقل و تفہم کو اوسکے مادر امحیط بنانے کے جویا ہوتی ہے اور جو عقل مین نہ سماوے اوس کا انکار کر بیٹھتے ہین لہذا ضرورت ہے کہ عقل کے دائرہ کے منضبط رکھنے والون کو اونہین کے نام نہاد عقلی اصول پر ہر مذہبی واقعہ کی فلاسفی بیان کردیجاوے خدا کی توفیق و مدد پر بھروسا کرکے مین اس موضوع کے لکھنے پر آمادہ ہوا ہون اور امید کرتا ہون کہ آجتک اس بحث مین جو کچھ لکھا گیا ہے سب سے زاید انشاءاللہ یہ رسالہ مفید و کافی ہوگا اور آئندہ کسیکو مجال قیل و قال نہوگی۔

(۱) - موجودہ تحقیقات مین اس جسم خاکی کی رسائی اور محض چاند تک زندہ پہونچ جانا انسانی طاقت سے باہر کہا جاتا ہے چہ جائیکہ دیگر ثوابت و سیارات کی سیر و سیاحت - فضائے بسیط کی بہرذی جو متقدمین کے کرہ زمہریر کی یاد کو تازہ کردیے ہوا کا معدوم ہونا یہ دو اٹل مشکلات ہین جنسے عہدہ برآ ہونا ناممکن ہے لیکن چاند کی سیر کرنے کے دو طریقے جو ماضی و حال مین رائج رہے ہین ممکن اور سہل الحصول ہین متقدمین تو چاند اور چاند سے بھی بہت آگے ستاروں کی سیر

کے آفتاب کے داغ اور یورینس کے بچون سے تھوڑے بہت حالات تک دریافت کرائے ہین صاف ظاہر ہے کہ دوربین کی مدد سے بہتر کوئی ذریعہ ایسے دور و دراز مسافت طے کرنے کا نہین ہے - ہان علاوہ اس طریق کے ابتک چیار اور عملی طریقہ بھی تھے جو اگر موہوم وخیالی نہ ہوتے تو ضرور ابھی سے ہم عالم بالا کی سیر کے واسطے ٹکٹ خریدنے کا بندوبست کرتے !! -

اس مضمون مین ہم ان موہوم عملی طریقون کا جو کہ اس جسم خاکی کے ساتھ چاند کی سیر تک محدود ہے قدرے تفصیل سے ذکر کرتے ہین جو دلچسپی سے خالی نہین -

(۲) - انسان کو دنیا مین جسقدر مختلف قوتین معلوم ہین تقریباً سبکے دفعیہ کیواسطے اسکے پاس ذرایع بھی موجود ہین -

حرارت ایک قوت ہے جس سے بچنے کے لئے منبع حرارت اور اپنے جسم کے درمیان ایک معمولی پردہ ڈال لینا رکاوٹ کے لئے کافی ہے کیونکہ حرارت کی موجین مادی اجسام مین باسانی سرایت نہین کر سکتین زمین کی شدید اندرونی حرارت جسکا ثبوت گاہ بگاہ آتش فشان پہاڑون کے کھیل کود کے زمانہ مین نہایت موثر طریقے سے ملتا ہے - سطح زمین پر کچھ بھی اثر نہین رکھتی ورنہ سردیون مین خوب کام آسکتی !!! علی ہذا القیاس روشنی بھی بعض اجسام سے نہین گذر سکتی - آواز کے راستہ مین اگر کوئی بڑی سی رکاوٹ آجاوے تو منعکس ہو جاتی ہے اور رکاوٹ کے دوسرے جانب نہین سنائی دیتی - اسی طرح سے مقناطیسی قوت روکنے کے لئے لوہے کا پردہ بالکل کافی ہے اور برقی قوت کی سرایت کے لئے بھی کسی دہات کے تارون کا جال کافی رکاوٹ ہے موجودہ جنگ یورپ مین افسرون کے خیمون کے گرد نوکدار تار کا جال ہوتا تھا جس مین برقی رو گذرانی جاتی تھی جال کے اندر کسیکو کوئی گزند نہین پہونچ سکتا لیکن اگر جال آور دشمن جال کے قریب آوے تو فوراً جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے

نہین ہوتا اسلئے غیر معمولی تصور کیا جاتا ہے۔

ایکس ریز یعنے رانجن شعاعین انکی یہی صفت انکی ندرت کا موجب ہے باقی قوتون کیطرح وہ عام رکاوٹون کے روکے نہین رکتین معمولی روشنی کی روک موٹے کاغذ کی دو تین تہون سے ممکن ہے مگر اشعہ رانجن آسانی کے ساتھ چونے مٹی اور اینٹون کی دیوارون مین سے بھی گذر جاتی ہے لیکن سیسہ کی موٹی چادر اگر انکے راستہ مین رکھدے تو دوسری طرف انکا کوئی اثر نہین ہوتا ریڈیم اور دیگر جدید نادر دہاتون مین سے تین قسم کی شعاعین نکلتی ہین وہ نئی عام روشنیون سے زاید موثر ہین تاہم سیسہ وغیرہ کی رکاوٹ سے رک جاتی ہین۔ علی ہذا القیاس بلاتار برقی پیغام رسانی مین جو برقی لہرین کام آتی ہین گو وہ معمولی رکاوٹون سے نہین رکتین لیکن دہات کی موٹی چادرون سے نہ صرف منعکس بھی ہو جاتی ہین بلکہ انمین جذب ہو جاتی ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام قوائے فطرت مثلاً حرارت۔ روشنی۔ صدا۔ مقناطیس۔ برق۔ وغیرہ وغیرہ ہر قوت کی انسان کے پاس روک موجود ہے۔

اب ایک اور قوت پر ذرا غور کیجئے اور وہ قوت وہ ہے جسکے باعث تمام چیزین زمین کیطرف گرتی ہین۔ یہ کشش مادی کے کرشمے ہین جسکے طفیل زمین بوجہ اپنی جسامت کے دیگر تمام مادی اجسام کو جو اسکی سطح پر ہین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اس مقام پر سوال ہوتا ہے زمین کی اس قوت کے لیے بھی کوئی پردہ رکاوٹ یا اوٹ ہو سکتی ہے یا نہین؟ نہ صرف آج تک قوت تجاذب مادی کیوجہ دریافت نہین ہوئی ہے بلکہ اسکے اثر کے روکنے کے لئے کوئی پردہ یا آڑ تجویز نہین ہو سکی۔

یہان چند باتونکا سمجھ لینا ضروری ہے۔

ایک۔ مادہ میں ایک ذرہ دوسرے ذرہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور یہ کشش

مطابق ہے یعنی اگر ایک گز کے فاصلے پر کشش کا اثر ایک خاص مقدار ہے ہوتا ہے تو دو گز کے فاصلہ پر اس سے صرف چوتھائی رہ جاوے گا اور نصف گز کے فاصلہ پر چار گنا ہو جاوے گا وقس علیٰ ہذا۔

دوسرے۔ زمین کی بھی کشش چیزون کے بوجھ کا باعث ہے اگر کسی وجہ سے زمین کی کشش کم ہو جاوے تو چیزونکا وزن بھی کم ہو جاوے گا مثلاً زمین کا نصف قطر یعنے سطح سے مرکز کا فاصلہ چار ہزار میل ہے لیکن چونکہ زمین ایک صحیح کرہ نہین ہے بلکہ شبہ کرہ کے مثل قطبین کے اوپر چپٹی ہے یا بالفاظ دیگر مرکز سے خط استواء کا فاصلہ بہ نسبت مرکز سے قطبین تک کے فاصلہ کے کچھ زیادہ ہے قطبی نصف قطر کا طول استوائی نصف قطر سے تقریباً تیرہ میل زیادہ ہے اسلئے صحیح تجربون سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ایک ہی جسم کا بوجھ قطب کی نسبت خط استواء کے اوپر کم ہوتا ہے۔ پس اگر کسی طرح سے مادی اجسام زمین کی سطح کے اوپر کشش ثقل سے کامل یا ناقص آزاد ہو سکین تو یہ ایک بڑی مفید اور پر معنی بات ہو گی لیکن افسوس ہے ابتک ایسا کوئی انکشاف نہین ہوا ہے۔ **زمین کی کشش مین** سوائے فاصلہ اور مادہ کی مقدار کے کسی اور تیسری چیز کو دخل نہین ہے۔ جتنے تجارب آجتک اس بارہ مین کئے گئے ہین سبکا جواب نفی مین ہے لیکن خیالی طور پر اگر ہم ایک لمحہ کے لیے فرض کر لین کہ کوئی ایسا مادہ دریافت ہو گیا جسکے آر پار حرارت کیطرح کشش ثقل بھی سرایت نہین کرتی تو عالم بالا کی سیر کرنے کا ایک عملی طریقہ صاف نظر آجاتا ہے یہ خیال سب سے پہلے مشہور انگریزی ناول نویس مسٹر ایچ جی۔ ویلز بی ایس سی نے ایک قصہ کے پیرایہ مین ظاہر کیا تھا۔ ایک سائنس دان تجاذب مادی کے متعلق مختلف تجربات کرتے ہوئے ایک ایسا مادہ دریافت کرتا ہے جس مین

زمین پروف مادہ سے بنا ہے اسلیے نہ صرف اسکا اپنا وزن کالعدم بلکہ صفر ہے بلکہ جو اشیا، اسکے اندر رکھے جاتے ہین وہ بھی اپنا وزن کھو بیٹھتے ہین گویا کہ یہ گولا اور اسکے اندر کی اشیاء ہوا سے بھی ہلکی ہین اور بآسانی ہوا مین بلکہ ہوا سے بھی اوپر فضا مین پرواز کر سکتے ہین۔

اس حالت مین موجد صاحب معہ چند ساتھیون کے چاند کی سیر کو نکلتے ہین مشاہدات کے لیئے چند آلات ساتھ لیتے ہین تنفس قائم رکھنے کے لیئے آکسیجن کی کثیر مقدار بھی ہمراہ ہوتی ہے۔ درجہ حرارت معین رکھنے کے لیے مناسب ترکیبین عمل مین لائی جاتی ہین۔ گولا بھی سب طرف سے بند ہے تاکہ کشش زمین کا اثر اندرونی اشیا مین وزن پیدا کر کے مرکز زمین پر نہ کھینچ لاوے اور نیز فضاء بسیط کی مہلک سردی سے بچنے کے لیئے بھی لازم ہے کہ روزن گولے مین نہ ہو۔ خوراک و دیگر ضروریات کا بھی کافی سامان ساتھ لینا ہوتا ہے اور بسم اللہ مجریھا و مرسیھا کہکر ویلز صاحب کا موہومی آلہ (کشش زمین پروف) زمین کو وداع کرتا ہے اس وداع کے لیے تھوڑا سا دھکا زمین سے اوپر کی جانب کافی ہوتا ہے۔ پرواز کی سمت بدلنے یا بیرونی مناظر دیکھنے کے لیئے گولے مین مختلف کھڑکیان ہر طرف لگی ہوتی ہین جنکے کھولنے اور بند ہونے سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(۳) چاند اور اوسکے اوپر ستارون کی سیر کرنے کے متعلق تیسرے علمی طریقہ کی تفہیم تامہ کے لیئے تجاذب مادی کے عالمگیر اصول کے مزید تشریح ضروری ہے جب کوئی جسم زور کے ساتھ اوپر کیطرف ہوا مین پھینکا جاتا ہے تو اس کی حرکت کے مزاحم دو قوتین ہوتی ہین۔ ایک ہوا کی رگڑ دوسری زمین کی کشش جو اس زمین کے مرکز سے دور جانے سے روکتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جسم ایک خاص فاصلہ پر پہونچکر ایک لمحہ کے لیے ہوا مین ساکن ہو جاتا ہے

ایک۔ اوپر اور نیچے کا مفہوم زمین کے متعلق۔ جب یہ الفاظ بولے جاتے ہین تو انکے معنی سمجھنے مین کوئی دقت نہین ہوتی۔ لیکن "اوپر" جانے سے مراد کھینچنے والے جسم سے دور جانا ہے اور "نیچے" کے معنے جاذب جسم کے مرکز کی طرف کھنچ آنے کے ہین۔

دوسرے کشش زمین کا اثر متحرک اجسام کی اوس حرکت کو جو کہ انھین مرکز زمین سے دور لیجانا چاہتی ہو کم کرتا ہے۔ جتنی زیادہ رفتار کے ساتھ کوئی جسم اوپر کیطرف پھینکا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ فاصلہ وہ ہوا مین طے کر سکتا ہے رفتہ رفتہ رفتار گھٹتی ہے حتی کہ بالکل معدوم ہو جاتی ہے۔ اور جسم مین اوپر جانے کی قوت نہین رہتی اوسوقت وہ جسم ساکن ہو جاتا ہے اور کشش زمین کے اثر سے آہستہ آہستہ نیچے آنا شروع ہوتا ہے جسقدر نیچے آتا ہے اوسکی رفتار مین سرعت پیدا ہوتی جاتی ہے۔

تیسرے۔ اگر دو قوتین بالمقابل ایک ہی سیدھ مین کسی جسم پر عمل کرین تو وہ جسم غالب اور مضبوط تر قوت کی سمت مین متحرک ہوتا ہے اور اگر دونون قوتین بالکل برابر ہون تو پھر وہ حالت سکون مین اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے تجربۂ اس امر کی صداقت اسطرح سے ہوتی ہے کہ اگر ایک لوہے کی گولی کے اوپر نعل کی شکل کا یا سلاخ نما مقناطیس مناسب فاصلہ پر رکھا جاوے یہان تک کہ کشش مقناطیسی اور کشش زمین برابر ہو جاوین اور اسکے ساتھ اسبات کا بھی التزام کیا جاوے کہ کشش مقناطیسی ٹھیک عمودی سمت مین عمل کرے تو ایسی حالت مین لوہے کی گولی بغیر کسی قسم کے ظاہری سہارے کے ہوا مین معلق رہ سکتی ہے (یہ عمل ایسا سہل نہین ہے جیسا کہ بیان سے سہولت کا اندازہ ہوتا ہے اسکے لیے صحیح آلات و کامل مہارت فن کی ضرورت ہے

امریکہ سے چند فلاسفر و انجنیر جمع ہو کر ایک انجمن بناتے ہین جسکا مقصد محض چاند کے متعلق معلومات بہم پہونچانا ہے۔

صدر انجمن اپنی تجویز پیش کرتی ہین ایک بہت بڑی توپ ڈھالی جاتی ہے جسکے منھ مین ایک معمولی کمرہ کے برابر بڑا مجوف گولا آسکے اور بہت سی بارود ڈال کر توپ کو چلایا جاوے اگر بارود کی مقدار کافی ہو اور گولا ایک خاص رفتار کے ساتھ توپ کے منھ سے نکلے تو زمین کی کشش سے آزاد ہو کر چاند تک پہونچ سکتا ہے۔ اس تجویز کو بالاتفاق پاس کر کے ایک مختصر کمیٹی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے بنائی جاتی ہے اور کافی غور و خوض کے بعد تمام اعداد و شمار کو نہایت احتیاط سے دہرا کر توپ تیار ہوتی ہے۔ دو آدمی گولے کے اندر بیٹھ کر چاند تک پہونچنے پر آمادہ ہوتے ہین۔ اس خیالی اور وہمی تجویز کو کامیاب بنانے کے لیئے گولے کے اندر چاند کی سیر کرنے والے من چلون کے آرام و آسایش کے لیئے اور سب سے زائد جان کی حفاظت کا کافی انتظام کیا جاتا ہے۔

گولے کے اندر لچکدار ہوا سے بھری ہوئی ایسی گدی لگائی جاتی ہے کہ توپ کے منھ سے نکلتے وقت جو صدمہ ہوتا ہے اس سے انکے بدن ریزہ ریزہ ہونے سے محفوظ رہین۔ بعد تکمیل سامان خدا خدا کر کے وہ گھڑی آتی ہے جسمین یہ توپ داغی جاتی ہے بتدریج گولے کی رفتار گھٹتی جاتی ہے کرہ ہوائی کے اندر پہلے پانسو میل تک ہوا کی رگڑ سے گولے کی بیرونی سطح انگارے کی طرح سرخ ہو جاتی ہے لیکن چونکہ رفتار بہت زیادہ ہے اسلیے تھوڑے ہی سے وقفہ مین گولا کرہ ہوائی کے حدود سے باہر نکلتا ہے دوسرے ہی روز ان سیاحون کا کتا کسی سبب سے مر جاتا ہے مجبوراً اسکو گولے سے باہر پھینکتے ہین چند گھنٹون کے بعد جب پھر باہر جھانکتے ہین تو کتے کو گولے کے ساتھ ساتھ اوپر آتے ہوئے پاتے ہین اسلیئے کہ کتا گولے کی ابتدائی رفتار

نہین کرسکتا - جب گولا چاند کے بہت قریب آجاتا ہے تو چاند کی کشش کا اثر
ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے بالاخر چاند اور زمین کے درمیان وہ مقام آتا ہے
جہان دونون کی کشش برابر ہے یہان گولے کا وزن معدوم ہوجاتا ہے
اگر گولے کی رفتار اس مقام پر پہونچنے سے پہلے ہی کم ہوکر صفرہ جاتی تو گولا زمین
پر گر پڑتا لیکن چونکہ اندازہ کے مطابق چھوڑا گیا ہے اسلیے اوس خاص مقام
پر پہونچکر ابھی اس مین تھوڑی سی حرکت باقی ہے لہذا گولے کا چپٹا حصہ جو کہ
پہلے زمین کیجانب تہا چاند کیجانب پلٹ گیا اور اس تبدیلی مین اوپر نیچے
ہوگیا اور نیچے اوپر ہوگیا اکیونکہ اس مقام پر پہونچنے سے قبل گولے کی حرکت
زمین سے اوپر کیطرف تھی لیکن اسکے بعد وہ چاند کیطرف نیچے جارہا تھا -
یہانتک کہ چاند کا سفر تمام ہوتا ہے اور جولیس اپنی تجویز مین کامیاب ہوتے ہین
اور یہ فرضی وہمی سفر ختم ہوکر صحیح سلامت اسی ترکیب سے وطن کو واپس
آتے ہین -

(۴) - چوتھی عملی تجویز بالکل زمانہ حال کی ایجاد ہے - غبارہ کی پرواز کا
اصول یہ ہے کہ جس طرح بوتل کا کاگ پانی سے ہلکا ہونے کے باعث پانی
کی سطح کے اوپر تیرتا ہے اسی طرح جب غبارہ مین کوئی ہلکی گیس مثلاً ہائیڈروجن
یا کاربن گیس بہر دیتے ہین تو بوجہ ہلکا ہونے کے وہ ہوا مین اوپر چڑہتا جاتا
ہے طبقات اعلیٰ مین ہوا کی لطافت بڑہتی جاتی ہے حتی کہ ہوا اتنی ہلکی
ہوجاتی ہے کہ غبارہ اسکے مقابلہ مین ہلکا نہین رہتا پس غبارہ ایک خاص
بلندی سے اوپر نہین چڑہ سکتا لیکن ہوائی کلونکا اصول اس سے بالکل
مختلف ہی انجن موٹر کی طاقت سے پرواز کیجاتی ہے ایرشپ (ہوائی جہاز)
ایروپلین (ہوائی کل) انھین کلون کی مختلف ساختین ہین - ایرشپ
غبارہ کیطرح ہوا سے ہلکا ہوتا ہے لیکن ایروپلین ہوا سے بہاری ہوتا ہے

کو قوت واہمہ کی مدد سے وسعت دیجاوے تو بالآخر سیارات و اقمار کی سیر کرنے
کا چوتھا موہوم عملی طریقہ ہے۔ سابقہ تجاویز کی طرح اسمین بھی تنفس جاری
رکھنے، سردی سے بچنے وغیرہ وغیرہ ضروری امورات کا خیال رکھنا ضروری ہے

(۵)۔ انسانی پتنگ۔ ہندوستان مین کنکوے بازی کا بہت چرچا ہے۔
چھوٹے بڑے امیر غریب سب اپنے عزیز وقت اور محنت سے کمایا ہوا روپیہ اس
تفریح مین فضول ضایع کرکے مفلس و نادار بن بیٹھے ہین اور کوئی فائدہ نہین
حاصل کرتے خیال کیا جاتا ہے کہ دور کی چیزونکو دیکھنے سے انسانی آنکھ قریب نظری
(مائی اوپیہ) کا شکار نہین ہوتی لیکن ہندوستان مین پتنگ بازی سے تو یہ بھی
فائدہ نہ حاصل کیا گیا۔ یورپ مین جہان تفریحی کام کئے جاتے ہین اونسے بھی
فائدہ اخذ کیا جاتا ہے۔ پتنگین بھی نئے نئے کامون کے لیے استعمال کیجاتی
ہین۔ فرانس کے شہرون مین ایک فوجی کپتان پتنگون کی مدد سے سپاہیون کو
ہوا مین اوڑانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اس طریقہ سے جنگ کے موقع پر
دشمن کی افواج اور قلعون کا معاینہ کیا جا سکے۔ اسکا خیال ہے کہ انسانی پتنگین
غبارون یا ہوائی جہازون سے بدرجہا زیادہ مفید ہین اونسے نہ صرف زاید
محفوظ ہین بلکہ نہایت زور کی آندھی اور طوفان مین بھی کام آسکتی ہین جبکہ
کہ غبارہ و ہوائی جہاز بالکل بے کار ہوتے ہین۔

ظاہر ہے کہ جس پتنگ کے ساتھ ایک آدمی آرام سے بیٹھ کر ہوا مین اوڑ سکے
اسکا حجم بہت بڑا ہوگا اور کل کی مدد سے وہ اوڑایا جاوے گا۔ اس ایجاد کے
بعد واہمہ کی قوت سے اوس پتنگ کی ضروری حفاظتون کے ساتھ ہم
اقمار و سیارات تک پہونچ سکتے ہین مذکورہ پانچ امکانی طریقہ عالم
بالا کی سیر و سیاحت کے ابتک تجویز ہوئے ہین ہر چند کہ اونکی دشوار گذاری

... ایک معمولی بات
ہوجاویگی اور سیر فلکی و معراج انسان کی اختیاری بات سمجھی جاویگی محال و امکان
کی اب بحث نہین رہی جبتک جسم خاکی عنصری کا زندہ افلاک کی سیر و سیاحت
محال کہا جاتا تھا اوسوقت تک معراج نبی (روحی لہ الفداء) کے اثبات مین دشواریان
تھین جب محال ہونے کی بحث درمیان سے جاتی رہی اور امکان عقلی ہوگیا
تو صرف عادی دشواریونکا حل باقی رہجاتا ہے۔ اگر اس وقت ایسی
چیز دریافت ہو سکے کہ جسکو اپنے اور زمین کے درمیان حایل کرنے سے
ہمارا بوجھ بالکل زایل ہوجاوے تو عالم کی سیر کرنا بائین ہاتھ کا کھیل ہوجاوے
اوسی چیز کی کرسی بنالو اور جب جی چاہے کرسی پر بیٹھکر ہوا مین اوڑ جاؤ۔
اسوقت تک تجاذب مادی کی روک فلسفی دنیا کو نہین ملی ہے اسلیے یہ سب
دشواریان ہین۔ دیگر قوی کی روک (حرارت صدا۔ برق۔ مقناطیسیت
دہاتون کی شعاعون) جبتک معلوم نہ تھی اوسکے دفعیہ کو بہی محال کہا جاتا تھا
پہر اگر جاننے والا مدعی ہوتا تو واقعیت اوسکی بجاے خود ثابت تھی اگرچہ ہماری
جہالت اوسکو جھٹلاتی۔ پس ممکن ہے کہ آئندہ سائنس تجاذب مادی کی
روک بھی جان لے اوسوقت یہ سیر فلکی معجزہ نہ رہیگی اور حیرت و تعجب سب
برطرف ہوجاوے گا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے جب ایک محقق مسٹر فیرڈا
نے تجربہ یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ چیزونکا وزن مناسب اسباب
کے عمل سے گھٹایا جاسکتا ہے اسنے ایک کتاب کو ایک صحیح ترازو مین تولا اوسکا
وزن قریب نو چھٹانک (اٹھارہ اونس) نکلا اسکے بعد اوسنے کتاب کے
نزدیک ایک مستطیل شکل کا چھوٹا سا صندوقچہ (کنڈنسنگ ڈاینامو)
رکھا ابھی تک کتاب کا وہی وزن تھا لیکن جب اس مستطیل صندوق
مین برقی رو گذرانی گئی تو ترازو نے کتاب کا وزن ۱۵۔ اونس بتایا

ہین یہ ہین کہ تجاذب کے پھٹنے حصے کو اس طریقہ سے معطل کر لیا لیا۔ اگر اس
تجربہ مین فی الواقع کوئی نقص ثابت نہ ہوا اور تجاذب مادی مغلوب ہو جاوے
اور پورے طور پر تسلط ہو جاوے تو تمام معجزے جنمین تجاذب مادی حائل ہے
ایک ادنی کرتب سائنس کا ہو جاوے جیسے ملکہ سبا بلقیس کا خدمت حضرت
سلیمان مین آنا جیسا کہ قرآن مجید مین ہے قال من یاتیکم بعرشھا قبل ان
یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا اتیک بہ من قبل ان
تقوم من مقامک وقال الذی عندہٗ علم من الکتاب انا اتیکم
بہ من قبل ان یرتد الیک من طرفک (سلیمان) کون شخص
تم مین ایسا ہے جو تخت بلقیس اوٹھا لاوے قبل ازین کہ وہ میری اطاعت
کے لیے چلی آئین ایک دیوزاد قوم جن سے بولا مین تخت اتنی جلد لاؤنگا
کہ اپنی جگہ سے آپ نہ اوٹھین (آصف بن برخیا نے) اوسنے کہا جسکے پاس
تھوڑا علم کتاب کا تھا کہ مین چشم زدن سے (بلقیس کو آپکے پاس) پہلے لادونگا
جاننے والے کے سامنے ایسا دعوی کیا مشکل ہے نہ جاننے والے بیشک
محال کہین گے۔ یا ایسے قسم کے اور بہت سے طے الارض کے اسلامی واقعہ
اور معراج بنی ابھی تک اسی لیے معجزہ ہین کہ ہمکو سیر فلکی پر قدرت نہین
ہوئی ہے۔ اور نہ تجاذب مادی پر غالب آئے ہین۔

(۶) فلسفی دشواریون کو ایک طرف رکھکر مذہبی واقعات کی تکذیب
کرنا ایک بڑی غلطی و ناانصافی ہے جن واقعات کی تصدیق سائنس
کو بھی نہین جھٹلاتی اگرچہ ان واقعات مذہبی کی تصدیق سے کچھ لازم آتا ہی
تو صرف اتنا کہ سائنس اسوقت تک عملی طور پر کامیاب نہین ہوے ہر چند
کہ امکان اوسکا پانچ صورتو نسے ابتک تجویز ہو گیا پھر کیسی ناانصافی نہین ہے
برتی جاتی ہے جسکا اسلام کے علاوہ اور مذہبون مین بھی وجود ...

[illegible]
مصیبتون مین مبتلا پاے انکواون مصیبت زدون پر رحم آیا اور چاہا کہ چلکر سری بھگوان سے کوئی تدبیر اونکی مخلصی کی پوچھین یہ سوچکر بیکنٹھ کو نارد، مہاراج گئے تو وہانکا عجب سماد یکھا نہرین صاف وشفاف جاری تھین بڑی بڑی جواہر نگار عمارتین تھین سولہہ سولہہ سال کی عمر کے لوگ تھے کہین ناچ کہین گانا بجانا ہورہا تھا جب سری نارد مکان "پرشن" کے پہونچے تو کیا دیکھا کہ بشن سنگاسن پر بیٹھے ہین صورت اونکی یہہ ہے کہ چار ہاتھ ہین ایک ہاتھ مین ناقوس دوسرے مین چکر- تیسرے مین مگدر- چوتھے مین کو کا بیلی کا پھول ہے- گلے مین موتیون کا مالا کان مین بڑے بڑے بالے اولٹے ہوے ہین یہ دیکھکر نارد ڈنڈوت کرتے ہوے قدمون پر بشن کے گرے اور بہت ہی تعریف وتوصیف کی بھگوان جی خوش ہوے اور پوچھا کیا مطلب ہے تب اونسے نارد جی نے قصہ بیان کیا اور سب کہہ سنایا بشن نے ست نارائن کا ایک برت تعلیم کیا-

(بیل کی معراج) پیدائش باب ۵- آیۃ ۲۳ و ۲۴ "اور حنوک خدا کے ساتھ چلتا تھا اور غائب ہو گیا اسلیے کہ خدا نے اوسے لے لیا-

(بیل کی دوسری معراج) سلاطین باب ۲ ایۃ ۱۱ و ۱۲ "اور ایلیا بگولے مین ہو کر آسمان پر جاتا رہا"

(انجیلی معراج) یسوع مسیح کا آسمان پر زندہ صلیب پر سے چلا جانا- یہ سب مذہبی واقعات اسلامی معراج کے مانند ہین جس پر اہل مذہب تو کوئی شبہہ عقلی کر ہی نہین سکتے رہی مذہبی قید سے آزاد حضرات اونکے لیے انکار کی کوئی وجہ اگر ہو سکتی ہے تو بس یہی ایک کہ سائنس جیسا کہ سابقاً بتایا گیا ہرگز امکان کو نہین جھٹلا سکتی رہا عقلی دشواریون اور دقتون کا پیش آنا تو یہ جو کچھ ہم دشواریان اس قابل سمجھی ہین ہین وہ صرف اس بنا پر کہ انسانکے

صرف ہے۔ اس سے کب یہ ثابت ہوتا ہے کہ قسری سیر و سیاحت کیواسطے بھی
یہی موانع ہین جو ہماری اختیاری سیر و سیاحت کے لیے موانع ہین۔ مسلمہ
بات ہے کہ قاسر جیسا قوی ہوگا ویسا ہی قسر بھی قوی ہوگا قادر مطلق و خالق کائنات
اگر کسیکو قسری حرکت دے اور سیر فلکی کرادے اوسکے لیے یہ موانع و مزاحمتین
کہانتک روک ہوسکتی ہین یہ عقل کے انصاف پر چھوڑتے ہین اسلامی معراج
کو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ باختیار رسول ہوئے بلکہ وہ مثل دیگر انبیاء ویسی ہی
مجبور و معذور تھے جیسے ایک انسان اونکے خالق نے یہ سفر بخیر و خوبی کرادیا
ہے اسلامی معراج کی بنیاد ہی اس ہیچ انسانی مجبوریان اور معذوریان کہانتک
خلل انداز ہوسکتی ہین اسکو خود عقل سمجھہ سکتی ہے۔

(۷)۔ سوال خالق نے کس طرح سے نبی کو سیر کرائی۔

(براق کا بیان) ہر چند یہ سوال اب غیر ضروری ہے بعد خالق کی قدرت
نمائی کے اور سائنس کی بھی موافقت کے صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ کسی
نامعلوم اور مجہول طرق سے خالق نے اپنے حبیب کو سیر فلکی کرادی۔ لیکن
پھر بھی حدیثین بتاتی ہین کہ رسول کی سواری کے لئے براق آیا اور وہ فلک سیر
مرکب آپکو تمام افلاک پر لیے پھرا۔

بُراق عربی لفظ ہے جسکے معنی لغت مین روشن و چمکدار کے ہین۔ بعض اہل لغت
نے وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ وہ برق رفتار تھا۔

علمائے ہیئت کہتے ہین کہ دمدار تارے (کومٹ) غیر منتظمہ رفتار رکھتی ہین
جسطرف یہ تارے چاہتے ہین چلے جاتے ہین۔ یہ تارے کرہ ماہتاب پر اکثر
اس زور سے گرتے ہین کہ ہر بار کرہ قمر تھرا جاتا ہے ان تارونکے گرنے سے
بڑے بڑے شگاف کرہ قمر مین ہوجاتے ہین اکثر یہ ذو ذنب تارے حرکت

[illegible] زمین کو خوف ہوتا ہے کہ اوسکی آتش [illegible]
اس کرہ کو جلا دے۔

احتمال ہو سکتا ہے کہ براق بہی اجرام فلکی اور ایک کومٹ ہو جو حرکت غیر منتظمہ کرتا ہوا زمین کے قریب آیا اور وہی کشش مرکزی جو مانع سیر فلکی ہے اوسی کشش نے اس کومٹ کی جسم مقدس پر اونجناب کے اثر کیا اور اپنی پشت پر لیکر حرکت غیر منتظمہ کرتا ہوا اقمار و سیارون کی کشش سے بچتا ہوا تمام فلکی نظارے کراتا پہر اور پہر اوسی غیر منتظمہ حرکت سے زمین کے متصل آیا اور اب زمین کی کشش کی تاب نہ لاکر آپکو کرہ زمین پر چہوڑ گیا یہ تو اوسوقت ہے جبکہ ہم اوسکو محض قانون طبعی کا پابند قرار دین اور خدائی قدرت کا ہاتھ کچہ بہی اوسمین دخیل نہ ہو اور اگر قدرت الٰہی کا تابع قرار دین تو ہر شئے اوسی کے حکم و قدرت و اختیار سے ظہور مین آئی طبیعت بشری اونجناب کی پشت براق پر تابع طبیعت براق ہونے پر اور سب فلسفی شبہہ بہی برطرف ہو سکتے ہین پس وجہ تسمیہ براق کی اوسکی کومٹ ہونے کی دلیل ہین اور تیز رفتاری اور سیر فلکی مین تاخیر کا ہونا یہ سب اوس کومٹ کی خاصیت و صفت سے ثابت ہونا آسان ہے۔

بعض آحاد اخبار مین براق کو ذیروح اور متکلم بتایا ہے ہمارے بیان کے وہ اخبار بہی معارض نہین ہین افلاطون نے قسموس کبری کو حیوان کبیر فرض کیا ہے (دیکہو کتاب ٹیماؤس افلاطون) قطع نظر اسکے ممکن ہے کہ براق منجملہ اوس ذیروح مخلوق کے ہو جو سیارات مین آباد ہے اور جسکو سائنس دان اس کرہ زمین کی مخلوق سے مہذب اور نہایت عالم و دانا مانے ہوے ہین ۔ ایچ جی ویلز ،، کا ناول بعنوان مریخیون کے ساتہ جنگ ،، ملاحظہ ہو۔ کیا براق اوس جانور سے بہی عجیب تر ہے جسکے چار سینگ دو سر سات ہاتہ ہین اور تین ترکیبون سے بنا ہے تین وقت چیختا ہے آدمیون سے اچھی طرح ملتا ہے

اوس اژدہے سے زیادہ عجیب الخلقت ہے جسکو یوحنا نے دیکھا تھا (دیکھو مکاشفہ باب ۱۲- آیۃ ۳) کیا نبی کا براق بلعام کی گدہے سے بھی بد تر تھا جو باتین نہ کر سکتا (دیکھو گنتی باب ۲۲- آیۃ ۲۸) —

بعض احادیث مین اس مرکب کی ساخت زبرجد و یاقوت و مشک و عنبر سے بتائی ہے یہ بھی خلاف قیاس نہین ہے ممکن ہے اجزائے کیمیائی مین اوس مرکب کے یہ اجزا بھی ہون جیسے انسان وغیرہ کے اجزا مین فلزی و معدنی اجزا اور مختلف قسم کے نمک پائے جاتے ہین اورگینک کیمسٹری دیکھو زمین کون کون سے اجزا سے مرکب ہے سونا چاندی ہیرا پکھراج فیروزہ زبرجد سبھی کچھہ تو زمین مین ہے پھر اگر زمین کو جواہرات سے مرکب کہا جاوے تو تحیر نہین ہوتا براق کی ترکیب مین کیون تحیر ہے —

(۸) — (معراج نبی مین شبہات) جسمانی معراج پر بہت سے شبہہ ہوتے ہین —

(شبہہ ۱) ایسی تند و تیز حرکت کرنا کہ فرش خواب گرم رہے اور وہ جناب سیر و سیاحت فلکی سے فارغ ہو جاوین اور کرہ ہوا کی رگڑ سے وہ مرکب نہ جل اوٹھے جیسا کہ شہاب ثاقب کرہ ہوا کی رگڑ سے جلکر بھسم ہو جاتے ہین عقل کے خلاف ہے —

(جواب) تحدید زمان پر جو اخبار ہین احاد ہین اور سند ابھی مضبوط نہین لیکن تحدید زمان اگر صحیح ہو تب بھی خلاف عقل نہین ہے- اس شبہہ کے دو جز ہین ایک مطلق حرکت سریعہ — دوسرے ہوا کی رگڑ سے اوس کومٹ کا جلکر بھسم نہ ہونا —

جز اول کا جواب یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی جسامت کے ۲۳ گھنٹہ ۵۶ منٹ ۴ سکنڈ مین اپنے مدار پر گھوم جاتی ہے — برق کی رفتار فی سکنڈ دو لاکھ میل ہے — خود کومٹ جنکی رفتار معین و محدود ہے اونکی تیز رفتاری کو

کی گیا آفتاب سے اتنا آگے بڑھ گیا کہ فی گھنٹہ بارہ لاکھ میل کے حساب سے اوسکو
پھر اس نظام شمس کے قریب آتے آتے سات سو سال کا زمانہ گذرے گا۔
بعد اس تیز رفتاری کے براق کی جسامت مادہ اور اجزاء مادی کے خواص کے
لحاظ سے کون اوسکی اس تیز رفتاری سے انکار کرسکتا ہے ریڈیم دھات کی
حیرت انگیز شعاعون کی قوت کو دیکھتے ہوے کیا کبھی کہا جاسکتا تھا کہ دنیا مین
ایسی بھی کوئی قوت ہے پس جسم نورانی رسول کا ایسی سریع حرکت کرنا جو ریڈیم
دھات کے نور کی شعاعون سے بھی تیز رفتار ہو ہرگز خلاف عقل نہین ہے۔
یہ تو حرکت طبعی کی مثالین ہین اور حرکت قسری کی سرعت کی تو کوئی حد ہی نہین ہے
جیسا قاسر قوی ہوگا اور جس قوت سے حرکت دیگا اوتنی ہی تیز حرکت ہوگی خالق کا
حرکت دینا اوسکے ارادہ کی قوت کی پابند ہے جتنی تیز چاہے حرکت دے اور یہ سرعت
حرکت نبی کی خواہ نخواہ دبرائی نہین ہے اسلام مین ایسے واقعات غیر انبیاء کے لیے
بھی ہو چکے جیسے بلقیس کا قصہ جو طرفۃ العین مین حضرت سلیمان پاس پہونچ گئین
موانع حرکت طبعیات مین صرف ہوا کا فرکشن۔ اور تجاذب مادہ ہے اگر دونون
موانع ہٹا دیے جاوین تو پھر رفتار کی سرعت کا اندازہ ہو ہی نہین سکتا انسانی
عملی تجربے ان موانع کو بہت کچھ برطرف کردیتے ہین چہ جائیکہ خالق قوت کی مداخلت
جہان ہو اوسکا کیا ذکر ہو سکتا ہے۔
جز دوم کا جواب یہ ہے کہ ہوا کی رگڑ کا اثر جسم کی کثافت مادہ اور اجزاے ترکیبی
سے متعلق ہے دنیا ہی مین دیکھو دھاتین حرارت کی حرارت سے کم مین پگھل جاتی
ہین اور بعض ۲۰۰ درجہ کی حرارت سے کم مین نہین پگھلتین اور بعض اس سخت آگ
مین بھی گداز ہو کر رہ جاتی ہین۔ کرومیم دھات ٹنگسٹن وغیرہ صرف
گداز ہوتی ہین پھر ہوا کی رگڑ اوپر کتنا اثر کرسکتی ہے اور جہان جسم کے اجزاے

کہ تاتہانتک درست ہے۔

(۹)۔ (شبہ ۲) زیادہ بلندی پر ہوا معدوم ہوتی ہے بدن کی رگین اور خون پہیلنے لگتا ہے یہانتک کہ ناک اور منھ سے خون نکلنے لگتا ہے کوئی ذیروح زاید بلندی پر نہین جی سکتا اوسکے علاوہ فضائے بسیط کی سردی یہ دو اٹل مشکلین مانع معراج ہین۔

(جواب ۱) قانون قدرت کا اقتضا یہ ہے کہ جس ذیروح مین جس عضو کی ضرورت ہو وہی عطا کیا جاوے جسکی طبیعت جس عنوانکی مقتضی ہو ایسی ہی طبیعت اوسکو دیجاوے دریائی حیوانات تالابون مین اور گہرے پانی کی تہون مین کیونکر زندگی کرتے ہین اون حیوانون کے واسطے ایسی ہوا کہانسے آتی ہے جیسے سطح زمین کی بچہ رحم مادر مین کیونکر زندہ رہتا ہے۔ پانی حرارت شمسی سے بخار بنکر اوڑتا ہے جنمین لاکھون حیوانات جو مین اوڑتے نظر آتے ہین وہان کی حرارت و برودت اونکے موافق مزاج کے ہوجاتی ہے تو اوس جسم نورانی کو ہمارے جسم ظلماتی پر قیاس کرنا اور آثار و خواص و قوت و انفعال مین اپنے جسم کے مانند سمجھنا ایک زبردستی ہے۔

(جواب ۲) رسول کو اوس مرکب پر معراج ہوئی جو اجرام فلکیہ سے تہا رسول خدا صلعم کا براق پر سوار ہونا ویسا ہی تہا جیسا کہ دیگر سیارات پر ذیروح مخلوق کا آباد ہونا جدید ہئیت مین ثابت کیا جاتا ہے جو کرہ کا مزاج ہوتا ہے وہی اوسکے ساکنین کا رسول کا مزاج تابع مزاج براق تہا براق پر جاتے ہی اس کرہ کے مضرات و مصلحات کا تعلق ہی کیا ہوگا۔

(جواب ۳) انسانی تدابیر سے ایرشپ و ایروپلین مین اس حر و برد سے بچنے کے کیسے کیسے تدابیر ہوتے ہین تمام سامان راحت و آسایش و ضروریات سفر کا انتظام ہوتا ہے مہمان بلانے والا رسول کا کافی انتظام آسایش و راحت نہ کرے اور اتنی تدبیر بہی اوسکو نہ معلوم ہو جتنی ہم جانتے ہین تو پہر وہ خدا کا ہے کا۔

(جواب ا) حضرت عیسے کا مرنے کے بعد قبر سے جی اوٹھنا کسی نے کیوں نہ دیکھا خصوصاً
حواری و شاگرد مریم مگدلینی اور دوسری مریم جو قبر کے سامنے بیٹھی تھین (متی ۲۷/۶۱)
اور وہ نگہبان جنھون نے پتھر پر مہر کردی تھی اور پہرے بٹھا کر قبر کی نگہبانی کرتے تھے
(متی ۲۷/۶۴-۶۶) قبر سے نکلتے مذکورہ لوگون نے کیون نہ دیکھا بلکہ راستہ مین
ملاقات ہوئی۔

اگر کہا جاوے کہ مسیح قبر سے جسمانی حالت مین نہین نکلے بلکہ روحانی حالت مین۔
اسکی نسبت دو بحثین ہین۔

(پہلی بحث) جی اوٹھنے سے کیا مراد ہے یہ بات قابل انکار نہین کہ روح کا
اوسی جسم خاکی مین دوبارہ داخل ہونا اسی کو جی اوٹھنا کہتے ہین اگر روح بے جسم
قبر سے نکلی تو جی اوٹھنا کہنا غلط ہے۔

(دوسری بحث) دکھائی وہ شے دیگی جو جسم ہو روح اجسام مرئیہ مین سے نہین ہے
پس مریم مگدلینی کو مرنے کے بعد مسیح کیون راستہ مین دکھائی دئے۔
(متی ۲۸/۹-۱۰) اور اگر مسیح مع جسم قبر سے غائب نہین ہوے تو سردار کاہنون نے
پہرے والون کو کیون روپیہ دیکر کہا تم کہدو رات کو جب ہم سو گئے اوسکے شاگرد
آکر چرا لیگئے (متی ۲۸/۱۲-۱۳) پس یہ واقعات یا غلط ہین اور اگر صحیح ہین تو معراج
نبی بہی اسی طرح سے واقع ہوئی۔

حالانکہ شاہد اس واقعہ کا وہ بزرگ ہے جو راست گفتاری امانت و دیانت
مین اپنی آپ نظیر ہے جہوٹ و فریب سے بالکل تعلق نہ تھا جنکے متعلق مسٹر
جان ڈونپورٹ صاحب کہتے ہین کہ اگر علی بلحاظ اپنی جرءت و بردباری و عقلمندی
کے دیکھے جاوین تو جتنے لوگ عربستان مین سلف سے پیدا ہوتے ہین اون
سب سے بڑہ کے معلوم ہونگے تمام مسلمان مورخ انکے جسمانی اور اخلاقی اوصاف
[illegible] کے الفاظ مین کرتے ہین - ابو الفدا یون کہتا ہے

اسلام مین نہین پایا جاتا اور جو انصافاً مقابل بادشاہ حلیم مارقوس الطونیوس کے رکھا جاسکتا ہے" ایسے بزرگ نے معراج جسمانی کی شہادت دی - اور قرآن مجید جسکا شاہد ہے سورہ والنجم مین خدا فرماتا ہے " والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی علمه شدید القوی ذو مرة فاستوی وھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبده ما اوحی ما کذب الفواد ما رای افتماروننه علی ما یری ولقد راه نزلة اخری عند سدرة المنتھی عندھا جنة الماوی اذ یغشی السدرة ما یغشی ما زاغ البصر وما طغی لقد رای من ایات ربه الکبری" خدا نے اپنے حبیب کی معراج کا ذکر قرآن مین کیا اور تفصیلی حالات اس واقعہ کے خود رسولخدا نے بیان فرمائے جنکی صداقت و راست گفتاری و نیک نیتی و دیانت کا دشمنون تک کو اعتراف ہے -

ٹامس کارلئل" اپنے لیکچر ۲ صفحہ ۵۰ مطبوعہ ۱۸۴۲ء مین فرماتے ہین وہ محمد کا تمام حوصلہ یہی تھا کہ راست بازی سے دنیا مین گذران کرین انکا شہرہ جمیل یعنے انکی جان پہچان والون کا حسن ظن اونکے حق مین کافی تھا - ابھی وہ کہولت کے سن تک پہونچنے پائے تھے کہ اونکی تمام خواہشین منطفی ہو گئی تھین اور جو کچھہ اس دنیا مین اونکا حصہ تھا وہ یہی تھا کہ روز بروز اونمین صلح و آشتی بڑہتی جاتی تھی تو کیا اب اونھون نے طریقہ ہوسناکی شروع کیا اور سب گذشتہ نیکنامی کو چھوڑ کے جس چیز سے متمتع ہو سکتے تھے اسکے حاصل کرنے کو دغاباز اور رمزدر بنگئے حاشا مین اوسکو ہرگز باور نہین کر سکتا"

جب صداقت مین اون جناب کے شک نہین ہے تو پھر جو کچھہ ارشاد

(معراج کی تین صورتین) قرآن مجید کا ارشاد اس بات کا بھی فیصلہ کرتا ہے کہ
کہ معراج اونجناب کی کس قسم کی تھی۔
ایک معراج روحانی خواب وخیال اوسمین دوسرونکی شہادت کو کیا دخل ہے۔
دوسری محض نظارہ فلکی جیسے دوربین سے ثوابت وسیارات کے حالات کا
سائنس نے انکشاف کیا ہے۔ اسمین بھی دوسرونکی شہادت کو تعلق نہین
صرف اون واقعات کی تحقیق وجانچ لازم ہے جو صداقت کی دلیل ہے دیکھو
ہماری فلسفۂ اسلام اون عبارت کو جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے کوئی فلسفہ اوسکو نہین
جھٹلا سکتا۔

تیسرے معراج جسمانی جسکا امکان عقلی الحمدللہ باحسن وجوہ ثابت ہوا اور قرآن
مجید بھی اوسکے ثبوت پر شاہد ہے خدا کا فرمانا ہے ماکذب الفواد ما رای
افتمارونه علی ما یری ولقد راه نزلة اخری عند
سدرة المنتهی (دل اوس بات کو نہین جھٹلاتا جو آنکھ سے دیکھا ہو
یہ فطرتی بات ہے) کیون تم اوس سے (نبی) لڑتے ہو اوس بات مین جو ان
(نبی) نے خود آنکھ سے دیکھی (ایک مرتبہ نہین) دوبار اوترتے وقت بھی سدرہ
منتہی کے پاس۔
حکمت مین تصدیق محسوسات بھی داخل ضروریات ہے خصوصا جبکہ کہ احساس
حواس دوسری احساس کی حالت مین حاسہ ظاہری حاسہ باطنی کی تصدیق
کرتا ہے پہلے دیکھی ہوئی چیز کی دوبارہ احساس سے تصدیق ہوتی ہے۔
خدا فرماتا ہے ما زاغ البصر وما طغی لقد رای من آیات ربه
الکبری (نہین بہکی اور نہین حد کی ادنکی نظر ضرور اونھون نے
دیکھین اپنے رب کی بڑی نشانیان۔ صاف ظاہر ہے کہ محض خواب وخیال
اور روحانی معراج ہوتی تو خدا صراحت سے اور تاکید ور تاکید نفرماتا اسوا امر کی

کہ آنکھ سے دیکھا خدا فرماتا ہے کہ "دل اوس بات کو نہین جھٹلا سکتے جو آنکھ
سے دیکھی گئی ہو" چشم دید واقعہ کا انکار کوی عقل عاقل نہین کر سکتی - جب معراج
محسوسات بصری سے قرار پائی تو خواہ نخواہ جسمانی ہوگی روحانی نہین ہوسکتی
اور چونکہ حواس خطا بھی کرتے ہین تو خدا نے سلامتی حاسہ کو بھی بیان فرمادیا "
نہ تو نظر بھکی نہ چوکی " حاسہ بصری بہت سالم تھا جو مشاہدہ کیا بالکل ٹھیک
تھا نظر کا دہوکا بھی نہ تھا پس قرآن کے ماننے والے کو کوئی چارہ بجز اقرار کے
نہین ورنہ قرآن کو جھٹلاتا ہے پھر رسول معراج کی پوری کیفیت بیان فرماتے ہین
اونکی تصدیق بھی ایک پکے مسلمان کو لازم ہے اونکا فرمانا خدا کا فرمانا ہے
خدا فرماتا ہے "ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی" ہمارا
حبیب اپنی خواہش نفسانی سے کوی بات نہین کہتا جبتک اوسکو خدا کی وحی
نہ ہو - قرآن کا کوئی لفظ بیکار و مہمل و بے غرض نہین "ینطق" ارشاد ہوا اسکا
مرادف کوئی لفظ نہین فرمایا اسکی بھی کوئی غرض ہونا چاہیے ناطق دریابندہ
معقولات ہوتا ہے "نہین نطق کرتا" یعنے نہین بولتا بے سمجھے بے جانے بے
پہچانے بے جانچے مگر وحی آلہی سے رسول عاقل و فہمیدہ ہے اٹکل پچو کوئی
بات نہین فرماتا - کیسے کہا جاتا ہے کہ خدا تو معراج کا خواب دیکھا دے اور رسول
خواب کی بات کو مشاہدہ اور رای العین قرار دین ایسا ہی دہوکا ہے
تو اور احکام آلہی کا کیا حشر ہوگا ہر ایک حکم مین دہوکے کا احتمال لگا ہوا ہے
کوئی ارشاد بھی قابل عمل نہ رہے گا -
نبی کی معراج روحانی اور خواب ہوتا تو کون سی فضیلت تھی ہمارے اور
آپکے عالم بالا کے خواب چاند سورج تارون کو کسنے خواب مین نہین دیکھا
رسول کا خواب ہم سے مفصل تر ہو بس یہی فضیلت ہوگی اس سے
زاید ایسی معراج مین کیا دھرا ہے -
... معراج کا بھی بطلان کرتا ہے جو پہلی قسم مین بیان ہوئے

فرماتا ہے وہ دنی فتدلی" اور پہر فرماتا ہے۔ لقد راہ نزلۃ اخری"
کسی شے سے قریب ہونا اور دوبارہ او تر کر دیکھنا یہ بہی قرب جسمانی کی دلیل ہے
اور صاف معراج جسمانی کو بتلاتی ہے نظری نظارہ کو "دنی" اور "نزلۃ"
نہین کہا جاتا عربی کے ذوق رکہنے والے خوب سمجھتے ہین پس لابد یہ جسمانی
معراج تہی جسمین شاہد کی ضرورت ہے اور وہ قرآن کی شہادت رسول کی
راست گفتاری و صداقت اور جناب امیر کا مشاہدہ ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام
مین بہت کم لوگ معراج روحانی کے قایل ہین اور سب کے سب معراج جسمانی کو
ضروریات دین سے سمجھتے ہین جیساکہ علامہ تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے
ہین وہ معراج نبی کی قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہے اختلاف اگر ہے
تو اسمین کہ خواب مین ہوئی یا بیداری مین فقط روحانی تہی یا مع جسد شریف
مسجد اقصی تک یا آسمان تک بھی جسمانی تہی مذہب حق یہ ہے کہ بیداری مین
جسمانی معراج مسجد اقصی تک قرآن اور اجماع سے ثابت ہے اور وہان سے آگے
آسمان تک احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اور جو اسکا منکر ہے وہ بدعتی ہے"
امام فخر الدین رازی کہتے ہین کہ وہ اہل اسلام مین اختلاف کیفیت معراج مین ہے
زیادہ لوگ متفق ہین کہ جسمانی ہوئی اور تہوڑی روحانی کے قایل ہین، "شیعو مین
تو بجز ابن شہر آشوب رحمہ اللہ اور کوئی بہی معراج روحانی کا قایل نہین ہوا ہے
(جواب ۲) ہر شے کی رویت کے لیے چند شرایط ہین جب تک وہ نہ ہونگے
کوئی شے محسوس نہ ہوگی۔ علامہ حلی رحمہ اللہ اور شہید سہروردی اون
شرایط کو بیان کرتے ہین اور جدید فن مناظر بہی اسکی تصدیق کرتا ہے۔

(۱) حاسہ کی سلامتی۔

(۲) کثافت شے مبصر یعنے ایسی لطیف نہ ہو جس سے نظر نفوذ کر جاوے۔

... کسی شے سے مخفی ہوئی نہ ہو۔

(۵) مقابلہ دالے کا مرئی سے ہو۔

(۶) روشنی ہو۔

(۷) بہت روشنی نہ ہو جس پر آنکھ نہ جمے۔

(۸) کوئی شے کثیف حائل نہ ہو۔

(۹) دیکھنے والے کو التفات و توجہ بھی ہو۔

اب دیکھو معراج میں کون کون شرائط رویت کے موجود تھے۔

شرط ۳-۵-۶-۹- تو سرے سے مفقود تھیں زمین آسمان کا فرق تھا سرعت رفتار برق صفت تھی جو نظر کے بالمقابل نہیں رہ سکتے شب کا وقت تھا کافی روشنی بھی نہ تھی۔ دیکھنے والوں کو التفات بھی نہ تھا کسکو خبر کہ آج کیا ہونیوالا ہے۔ وجوہ مذکورہ سے یہ کہنا کہ کسی نے کیوں نہ معراج ہوتے دیکھا ایک لغویات ہے۔

۱۱- دشبہ ۳) جسمانی معراج سے افلاک کا خرق و التیام لازم آتا ہے۔

(جواب ۱۰) قدیم فلاسفہ کا بیان تھا کہ خرق و التیام افلاک کا محال ہے کہ جدا ہونا اور ملنا اجزاء فلکی کا بے حرکت ممکن نہیں ہے پس یہ حرکت یا مستقیم ہوگی یا مستدیر لہذا خرق و التیام بھی مستقیما ہوگا یا مستدیرا اور یہ دونوں محال ہیں مستقیما اسلئے کہ فلک کے واسطے حرکت مستقیمہ ثابت نہیں ہے نہ مستدیرا اسلیے کہ اگر حرکت مستدیرہ ہے یا طبعیہ ہے یا قسریہ۔ یا ارادیہ اور یہ بھی محال ہے کیونکہ افلاک کی ایک طبیعت ہے پس خرق و التیام میں حرکت طبعیہ نہ ہوگی۔ اور قاسر کوئی وجود نہیں اسلیے حرکت قسریہ بھی نہ ہوگی اور افلاک بسیط ہیں آلات جسمانیہ نہیں رکھتے جسکی وجہ سے حرکت ارادی واقع ہو لہذا معراج ناممکن ہوئی۔

کی ترکیب بتاتے ہین اور عناصر بھی بسیط ہین اونکی بھی ایک ہی طبیعت ہی
اور طبیعت اونھین کے مذاق پر موجب حرکت مستدیرہ ہے پس عناصر مین
خرق والتیام کی کیا شکل ہے جس سے موجودات عالم کا حدوث ہوا اگر
عناصر مین التیام ممکن نہین تو موجودات عالم کا حدوث کیونکر ہوا اور اگر
ممکن ہے تو افلاک مین بھی خرق والتیام ممکن ہے خواہ بحرکت قسریہ
یا بحرکت طبعیہ قاسر بھی موجود ہے۔

ایک خدا جسنے مادہ اور عناصر مین اپنی قوت قاہرہ سے خرق والتیام کر کے
عالم موجود کیا دوسرا۔ قاسر جسم رسول وجسم براق ہے جسکا تصادم موجب
خرق والتیام افلاک ہوگا زاید اسے زایدیہ کہہ سکتے ہو کہ خود افلاک مین خرق
والتیام بالطبع نہین ہے اور معراج مین تو دوسرے جسم کیوجہ سے خرق والتیام
ہوا ہے اوسکے لیے کون سی دلیل مانع ومزاحم ہے۔

(جواب ۲) افلاک کے خرق والتیام پر لازم آویگا کہ اوسکے لیے حرکت
مستقیمہ ہو حالانکہ اوسکو حرکت مستدیرہ ہے اور وجہ اس حرکت فرض کرنے کی یہ ہے
کہ وجود زمانہ کا اسی حرکت سے ثابت ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہین کہ اگر منکر وجود افلاک
ہون (یعنے افلاک بطلیموس) یا وجود زمان کے منکر ہون اور اوس کے
وجود خارجی کے قایل نہ ہون۔ یا زمانہ کے وجود کے قایل ہون لیکن
اوسکے واسطے حقیقت واقعیہ نہ ہو تو یہ خرق والتیام کے مسئلہ کی کیا بنیاد
رہیگی۔

(جواب ۳) سماوات افلاک پر محض قیاسات کے سوا اور کون سی دلیل ہے
حال کے تجربہ اور مشاہدہ چاند۔ سورج۔ مریخ وثوابت وسیارات پر
ندی نالہ پہاڑ جھنکاڑ سبھی کچھ ثابت کرتے ہین مثل زمین کے درات انعکس کی

[illegible] وغیرہ وغیرہ اور ان کثرات کا وجود اسیوقت تک ثابت ہے جیسے مادیات کا کوئی بدیہی مسئلہ پر جب بساطت نہ رہی تو اونکا پھٹنا اور جوڑنا کب محال رہا اسیکو خدا قرآن مجید مین فرماتا ہے ”اذا السماء انشقت“ قیامت کے روز آسمانی چیزین سب پھٹ جاوین گی۔

(۱۲) – (شبہہ ۵) فلسفہ جدید مین افلاک کا وجود ثابت نہین پھر یہ معراج کہان ہوی۔

(جواب) بطلیموسی افلاک کا وجود بیشک ثابت نہین اور نہ اسلام ایسے افلاک کے وجود کا قایل ہے دیکھو ہماری کتاب فلسفۂ الاسلام فن ہیئت کو اور سماء و افلاک کے معنویات کو جو فلسفہ جدید سے موافق ہے معراج سے سیر اجرام فلکی مراد ہے ثوابت و سیارات کا مشاہدہ کرایا گیا ہے کوئی ٹھوس اور محیط عالم جسم نہ اسلام مین ثابت کیا گیا ہے نہ اوس کی معراج کے قایل ہین۔

(۱۳) – (شبہہ ۶) قدیم فلاسفہ اس عالم کے علاوہ تمام عوالم کے منکر ہین وہ زمین و آسمان و حور و قصور دریا و جبال سبکے منکر ہین اور ان اشیاء کو اپنی ہی زمین سے مخصوص سمجھتے ہین پھر رسول کے تمام مشاہدات غلط ہونگے۔

(جواب ۱) مجوس – یہود – نصرانی – ہنود – بلکہ تمام مذاہب اس عالم کے علاوہ اور عوالم کے قایل ہین پس یہ مسئلہ محض اسلام سے مخصوص نہین ہے اور اجماع ملل دیگر عوالم کے وجود پر ہے۔

(جواب ۲) دیگر عوالم کا وجود ممتنع ہوگا تو اس عالم کا وجود بھی ممتنع ہوگا اسلیے کہ امتناع وجود عالم کا یا الذاتہ ہی یعنے اوسکی طبیعت مقتضی ہے کہ نہ موجود ہو یا امتناع اوسکا بسبب عارض و مانع کے ہے اگر امتناع بالذات ہے تو لازم آویگا

... مین ... ہوتا ہے۔ اور اگر ممتنع بالعرض ہے
توجب سبب زایل ہوگا عارض و مانع دفع ہوگا تو۔ وجود ممکن ہوگا۔ اسیکو
خداوند کریم اپنے مقدس کلام مین فرماتا ہے "اولیس الذی خلق السموات
والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم بلی وھو الخلاق العلیم"
جبکہ خدا نے بقدرت و اختیار آسمانون اور زمینون کو خلق کیا تو کیا وہ اسپر
قادر نہین ہے کہ اسی کے مانند بعینہ دوسرا عالم خلق کردے ضرور خدا سے
علام خلاق و علیم ہے۔

(جواب ۳) فلسفہ جدید تمام سیارات و اقمار کو مثل ہماری زمین کے آباد
بتاتی ہے جتنے تارے تم دیکھتے ہو یہ سب عالم ہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کا معراج مین انھین عالمون کی سیر و سیاحت فرمانا اور وہانکے حالات بیان
فرمانا ایک ایسی اسلامی حقانیت ہے جو ناقابل انکار ہے تیرہ صدیون کے
بعد آج جو قوی دوربینون کی مدد سے ثابت کیا جاتا ہے اوسکو بدون کسی
آلہ کی مدد کے تیرہ سو سال پہلے بتانا اس مذہب کی صداقت اور معراج کے
ثبوت کی کافی دلیل ہے۔

(۱۴) ۔ مذہب اسلام مین خدا لامکان ہے پھر اس معراج سے رسولؐ کو
کون سی قربت خدا سے ہوئی جسکا ذکر قرآن مجید مین ہے "ثم دنی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی" دو کمان یا اس سے بھی کم فصل رہ گیا
تھا اگر قرب مکانی ہوا تو مسلمانونکا یہ قول غلط ہوا کہ خدا لامکان ہے اور
اگر قرب غیر مکانی مراد ہے تو خدا بنا بر تعلیم قرآن مجید ہر انسان کی رگ
گردن سے بھی زاید قریب ہے جیسا کہ قرآن مین ہے "نحن اقرب الیہ
من حبل الورید" پھر معراج کا کیا فائدہ ہوا۔

... مراد قرب مکانی خدا نہین

یا رسول دو کمانون سے قریب ہو جاوین خدا سے قرب مکانی نہین ہو سکتا
جو شئے نہ متحیز ہو نہ حال بالمتحیز اوسکے لیے مکان نہین پھر قرب مکانی کیسے ہو سکتا
ہے یہ تو بدیہی بات ہے اور خدا کا لامکان ہونا ادلہ سے اپنے مقام پر کتب کلامیہ
مین ثابت ہے لہذا قرب سے مراد قرب مجازی ہے جسکے نظائر ہر زبان مین
سیکڑون موجود ہین مقرب بادشاہ وہ کہلاتے ہین کہ جنکو طبیعت مین بادشاہ
کی دخل ہو کہا سنا تاثیر رکہتا ہو۔ قریبی رشتہ دار جسکی نسلی شرکت کو کہتے ہین
نہ قرب مکانی ہوتا ہے نہ قرب زمانی۔ دوست کو کہتے ہین تم دل سے قریب ہو تمہاری
دلمین جگہ ہے یہ بہی قرب حقیقی نہین ہے۔ ہر چند کہ قرب وبعد دونون متضائف
ہین اور مقولات عشرہ مین سے کسی سے خاص نہین ہین مقولہ جوہر مین بہی بولے
جاتے ہین۔ ایک چیز کا مبدا و منتہا فرض کر کے قریب وبعید کو اوس سے
نسبت دیدیتے ہین۔

خدا انسان کی رگ گلو سے بہی قریب تر ہے جو مجاز ہے اگر حقیقت ہوتی یعنے
اجزا کو باہم جیسے قرب ہوتا ہے تو رگ گلو کہنے کی ضرورت نہ تہی بلکہ وہ مجموعہ جسم
انسانی کا جز ہوتا اور تشبیہ واستعارہ اور تکلف کی ضرورت نہ تہی صاف کہدیا
جاتا کہ خدا انسان کا جز ہے۔ پس یہان قرب سے مراد ہے کہ وہ اپنے مخلوق
سے مطلع ہے ناظر وقیم ہے معیت قیومی رکھتا ہے حاکم ومحکوم کی نزدیکی کے
سب لوازم بوجہ اتم موجود ہین۔ یہان خدا نے اپنی نزدیکی کو بندہ سے بتایا ہے
بندہ کو خدا سے کتنا قرب ہے وہ نہین بتایا ہے وہ تو جاہل ونادان ناواقف
محض ہے وہ خدا کو کیا جانے اوس قرب کو رسول کی معراج مین بتایا ہے
اونجناب کو خدا کا عرفان اوسکی قدرت وجلالت وعظمت شان کا علم وقرب
دو کمانون یا اس سے بہی کم تہا۔ نزدیکی کے لوازمات سے عرفان ہے
رسول کو شب معراج اپنے مقامات قدس وجلال دیکہا کر ایسا علم

و یقین ہوتا ہے پس ویسا ہی عدم عرفان رسول کو بھی خالق کائنات کی معرفت
مین موجود ہے جسکو وہ خود فرماتے ہین "ما عرفناک حق معرفتک"
جو حق معرفت تیرا ہے وہ مجھکو بھی حاصل نہین نادیدہ شئے کا قرب و عرفان یہی ہے
کہ اوسکے خواص و آثار کا صرف مشاہدہ کرلے ایک طبیب امراض کی تشخیص
مین اوتنا ہی قریب کہا جاتا ہے جتنا اوس مرض کے خواص و آثار کو سمجھ لیتا ہے
ذرا سے صحیح و قریب بصحت کہی جاتی ہے نہ مرض سے طبیب کو قرب ہوجاتا ہے
اور نہ راسے اسلی مرض مین مریض کے جا لیتی ہے خدا کے تمام صفات کمالیہ کے
آثار و نمونہ شب معراج رسولؐ نے ایسے دیکھے جو کسی نبی نے نہین دیکھے
پس انکا علم ذات باری سے ویسا ہی قریب ہو گیا بالنسبتاً جیسا افضل انبیاء کے
علم و معرفت کو نادیدہ آثار صفات کی وجہ سے ہونا چاہیے تھا۔ اوسکی خلاقی
و قدرت کو جسنے نہ دیکھا ہو وہ کوسون دور ہے منازل عرفان سے اور
جس نے جتنا دیکھا ہے اوتنا ہی قریب ہے رسول کو شب معراج منازل
عرفان مین اوتنا قرب حاصل ہوا جو کمانون سے تعبیر کیا گیا۔ اور جس کو
معراج ہو کر بھی نہ پایا اور دو کمانون کا منازل عرفان مین پھر بھی فصل نہ ہو تو اب
کون اوس سے تقرب کا مدعی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے اوس نبی کریم
کے علم و فضل کے کون برابر ہو سکتا ہے جو علم باطنی کے علاوہ چشم ظاہری
سے بھی خدا کی ہر مخلوق کو اور اوسکے آثار قدرت کو دیکھ چکا ہو اور اون
وحیونکا عالم ہو جو تمام عجائب سماوی و ارضی کے دیکھنے کے بعد ہوئے ہون
جیسا کہ خدا فرماتا ہے "فاوحی الی عبدہ ما اوحی" وحی کردی
خدا نے اپنے بندے محمدؐ کیطرف جو کچھ وحی کرنے کے قابل تھا۔
جبھی تو اوصیاء رسول خدا موجودات آسمانی کی ایسی خبرین دیتے تھے

ایسے ایسے انکشافات ہوئے ہین جسکے قرآن و احادیث متواتر ہین و ہمارے ہی
کتاب فلسفۃ الاسلام اونکو جمع کر کے نشر کر رہی ہے۔

پھر متحیر ہین ہم کہ اس آیہ قاب قوسین مین خدا کے نزدیکی کا ذکر کہان سے آیا
جس سے خوامخواہ ایسی بحث اوٹھائی جاوے۔ اس آیہ مین تو اوس
مقام کو بتایا ہے جہان رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی الٓہی شروع
ہوئی تھی وہ مقام نہ مربع تھا نہ مثلث نہ اور کسی شکل کا بلکہ وہ قاب قوسین کا
کی شکل رکھتا تھا ممکن ہے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس
حال وحی مین کسی کوکب کے ایسے مدار پر ہون جو قاب قوسین کی
شکل رکھتا ہو اور تائید اس احتمال کی اوس حدیث سے ہوتی ہے
جو ابن بابویہ رحمہ اللہ نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے
روایت کی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
مین تحت نور سے قریب ہوا پس مین نے ملکوت سماوات کو دیکھا پھر
اوس سے اور نزدیک ہوا اور تحت نور سے مین نے نظر کی ملکوت ارض پر
یہانتک کہ گمان ہوا کہ مین زمین سے اسقدر قریب ہون جیسے دو کمانین
یا اوس سے بھی کم (تفسیر برہان) صاف معلوم ہوتا ہے کہ مدار ارضی
سے اسقدر قرب رسول کو ہوا جیسے دو کمانین۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ جس مقام سے آگے نہ بڑھ سکے اوس مقام سے
خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو کمانونکا فصل تھا جیسا کہ
امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مین سدرۃ المنتہی (جس کے پتے اسقدر بڑے
ہین کہ ایک گروہ کو ڈھانپ لین) سے اسقدر آگے بڑھا جسکو خدا فرماتا ہے
فکان قاب قوسین (تفسیر علی بن ابراہیم) پس سدرہ سے آگے

سماع رسول مین قاب قوسین کا فصل تھا۔ اس سے یہ توجیہ ہو سکتی ہے
کہ خدا متکلم بالالہ نہین یہ مسلمات مذہب امامیہ سے ہے بلکہ ایجاد و صوت
ہوتا ہے پس جس مقام پر آواز وحی پیدا ہوئی اوس مقام سے رسول کو دو
کمانون کا فصل تھا۔

اب کوئی شبہہ و اشکال باقی نہین ہے فتدبر وتفکر۔

احمد نقوی

دار التبلیغ کے اغراض و مقاصد

(۱) ہر سال بتاریخ ۱۹۔ رجب المرجب کو ہر شیعہ بستی مین مجلس فاتحہ خوانی اپنے حقیقی محسن ہادی دین رہنمائے مومنین حضرت غفرانمآب طاب ثراہ منعقد کر کے ایدائے ثواب کرنا۔

(۲) تبلیغ اسلام جدید تصانیف کی اشاعت اور قدیم ضروری و کار آمد کتابونکی طبع سے۔

جو حضرات۔ ہر سال مجلس فاتحہ خوانی منعقد کر کے دفتر دار التبلیغ کو اطلاع دینگے وہ معین دار التبلیغ کہے جاوین گے۔

جو حضرات۔ کم از کم ایک روپیہ چندہ ماہوار طبع و اشاعت کتب دار التبلیغ کیواسطے عطا کرین گے وہ حامی دار التبلیغ کہے جاوین گے۔

جو حضرات مجلس فاتحہ خوانی برپا کرینگے اور نیز چندہ ماہانہ بھی دینگے وہ مربیان دار التبلیغ سمجھے جاوینگے۔

(نوٹ) دار التبلیغ کو جو چندہ دیا جاویگا وہ کتاب کی صورت مین بعد وضع محصول ڈاک چندہ دہندگان کو واپس ہوتا رہے گا۔

کتب مطبوعہ دار التبلیغ

(۱) ورثۃ الانبیاء حالات جناب غفرانمآب و اولاد اطیاب معہ محصولڈاک قیمت	۱۲ /
(۲) التناسخ ہندو مذہب کے مسئلہ جنم کا ابطال علاوہ محصولڈاک قیمت	۲ /
(۳) حیات رضوان مکان سوانح عمری ملاذ العلماء جناب سید بچھن صاحب طاب ثراہ "	۱ /
(۴) حیات فردوس مکان سوانح عمری سید العلماء جناب سید محمد ابراہیم طاب ثراہ "	۵ /
(۵) و الشفیع ، شفاعت ختمی مرتبت کا عقلی و نقلی ثبوت "	۱ /
(۶) سیر فلکی یا معراج	۳ /